بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ۔ ۳۰ صلح ۱۳۵۰ ہش ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب جماعت صحتِ کاملہ وعاجلہ کیلئے دردو الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۸ صلح ۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی ۔ اب درد کمر کے نچلے حصّہ کی طرف رہ گئی ہے جس کی وجہ سے بیٹھنے میں کافی دقت ہوتی ہے ۔ قارورہ کا ٹسٹ آج پھر کیا گیا تو معلوم ہُوا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے انفکشن میں کافی کمی ہے ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے دردو الحاح سے دُعائیں جاری رکھیں ۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح نسبتاً بہتر ہے آپ نے اپنی صحت کے متعلق اطلاع ارسال فرماتے ہوئے رقم فرمایا ہے :-

"اس وقت طبیعت بہتر ہے مگر صحت کے لئے دعا کی ضرورت ہے ۔ جن کے خطوط ملے جواب نہ لکھوا سکی لیکن سب لکھنے والوں اور کہنے والوں کے لئے بعونہٖ تعالےٰ خصوصیّت سے برابر دعا کرتی ہوں ۔ نیز خدا تعالیٰ باہر جانیوالوں کا حافظ و ناصر ہو ۔ ان سب خدامِ دین کے لئے بہت خصوصیّت سے دعا کر رہی ہوں ۔"

مُبارک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو (باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُدا سے ڈرو اور پاک دِلی سے اُس کی پرستش کرو

ظُلم اور تعدّی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو

"چاہیئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو ۔ اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اُس کی پرستش کرو ۔ اور ظُلم اور تعدّی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو ۔ اور بد صحبت سے پرہیز کرو ۔ اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سُننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو ۔ اور ہر ایک کے لئے سچّے ناصح بنو ۔ اور چاہیئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو ۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی حاصل کرنے کیلئے کوشش کرو ۔ اور چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونے پاوے ۔ اور چاہیئے کہ تم اُس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے اور وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبّت سے اس کو ڈھونڈتا ہے وہ اسی پر تجلّی فرماتا ہے جو اُسی کا ہو جاتا ہے وہ دل جو پاک ہیں وہ اس کا تخت گاہ ہیں اور وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور یاوہ گوئی سے منزہ ہیں وہ اس کی وحی کی جگہ ہیں ۔ اور ہر ایک جو اسکی رضا میں فنا ہوتا ہے ۔ اسکی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے ۔"

(کشف الغطاء صفحہ ۹ طبع اوّل)

مجلس مشاورت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ امان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار منعقد ہوگی ۔

(۱) احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کیلئے ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں ۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے ۔

(۲) امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع بھی ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر ممنون فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ صلح ۱۳۴۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں جو دعا سکھائی ہے اس میں فرمایا ہے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

یعنی اے اللہ تعالیٰ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ان دو الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بات سکھائی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ انسان کو اس کے اعمال کا ہی اجر ملتا ہے لیکن اعمال بجا لانے میں بھی اس کو اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسان خواہ کتنا مجاہدہ کرے اور خواہ کتنی عقل استعمال کرے وہ کما حقہ ایسے اعمال بجا نہیں لا سکتا جو اس کو اللہ تعالیٰ کا مقبول بنا دیں جب تک خود اللہ تعالیٰ آگے آکر اس کی مدد نہ کرے۔

اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیئے کہ ہم بادشاہ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں ہماری کوشش ہم کو بادشاہ کے محل کے دروازہ تک پہنچانے میں بے شک بڑی ممد ومعاون ہوتی ہے ہم پیدل یا سواری پر بطور فرد ایک خاص مقام تک پہنچ سکتے ہیں جو شاہی محل سے ملحق ہے مگر محل کے اندر ہم اس وقت تک قدم نہیں رکھ سکتے جب تک خود بادشاہ کی مدد یعنی اجازت نہ ہو ورنہ دربان ہم کو روک سکتا ہے اور جب تک ہم اس کو بادشاہ کا فرمان اور اجازت نامہ نہ دکھائیں وہ ہم کو محل کے حدود کے اندر قدم بھی رکھنے نہیں دے گا۔

بعینہٖ اس طرح عقل اور ہماری تدابیر ہم کو اللہ تعالیٰ کے دروازہ تک پہنچانے میں بیشک رہنمائی کرتی ہیں اور جہاں تک ہمارے مجاہدہ کا تعلق ہے وہاں تک ہم ایاک نعبد کے لوازم پورے کرتے ہیں اور ان لوازم کے پورا کرنے کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں کر سکتے مگر ان لوازم کا پورا کر دینا بھی ہم کو صرف الٰہی محل کے دروازہ تک ہی پہنچا سکتا ہے۔ محل میں داخل ہونے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ ہی مدد کر سکتا اور یہی امر ایاک نستعین میں بیان کیا گیا ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے ہمارا مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ کی اجازت اور مدد دونو لازمی ہیں اگر ہم اپنے خداداد قویٰ کو استعمال کرکے کوشش کریں تو صرف ایک حد تک ہی پہنچ سکتے ہیں . . . . مگر عرفان الٰہی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے ثبوت میں جو مناظر قدرت اور اس پر حکمت انعام کی طرف توجہ دلائی ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم اپنی عقل سے اس کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں یہ گویا مجاہدہ ہوگا۔ چنانچہ فلسفی اور سائنسدان اس پر حکمت کارخانہ کائنات کے صانع کے وجود کا اسی سے اندازہ لگاتے اور ہونا چاہیئے کے مقام کو پا لیتے ہیں لیکن جو لوگ اسی حد پر آکر رک جاتے ہیں وہ عرفان حقیقی سے محروم رہتے ہیں چنانچہ ایسے لوگ ہی عبادت سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جو عبادت کا ہونا چاہیئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔ پس محض اپنی سعی اور کوشش سے طہارت نفس پیدا ہو جاوے یہ خیال باطل ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ پھر انسان کوشش نہ کرے اور مجاہدہ نہ کرے۔ نہیں بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے اور سعی کرنا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا اس واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہیئے جو اصلاح نفس کے لئے ضروری ہیں مگر یہ تجاویز اور تدابیر اپنے نفس سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہیئے جن کو خود اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کرکے دکھائی ہیں آپ کے قدم پر قدم مارو اور پھر دعاؤں سے کام لو۔ تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو مگر خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر صرف تدبیروں سے صاف چشمہ تک نہیں پہنچ سکتے جو طہارت کا موجب ہے۔

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور اپنی تدبیروں پر بھروسہ کرتے ہیں وہ احتیاطیں کرتے کرتے خود مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھنس جاتے ہیں۔ اس واسطے کہ خدا تعالیٰ کا فضل ان کے ساتھ نہیں ہوتا اور ان کی دستگیری نہیں کی جاتی خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور خیال سے اگر کوئی اصلاح نفس کرنے کا مدعی ہو۔ وہ جھوٹا ہے۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۲۶)

وقفِ جدید نام ہے احیائے دین کا

اگر آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ

۱- قرآن کریم کی تعلیم گھر گھر میں عام ہو اور ہر بچہ اور بوڑھا۔ قرآن کریم ناظرہ۔ باترجمہ اور با تفسیر جانتا ہو۔
۲- نماز اور پابندیٔ اخلاق کا درس دلوں میں راسخ ہو۔ اور ہر بچہ اور بوڑھا اس میں کوشاں ہو۔
۳- قرآن کریم کو پڑھانے والے اور شریعت کو قائم کرنے والے۔ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ منظم طور پر موجود ہوں۔ اور اسلام اور احمدیت کی محبت دلوں میں قائم کریں۔

تو آپ وقف جدید کی عالمی تحریک میں شامل ہوں اور اس کا طریق یہ ہے کہ
۱- آپ معلمین قرآن حکیم کا ہاتھ بٹائیں اور اقتصادی لحاظ سے ان کے قدم مضبوط کریں۔
۲- کم از کم صرف چھ روپے ادا کرکے اور گھر کے ہر فرد کی طرف سے علیحدہ علیحدہ ادا کرکے۔ اس نظام محکم تر کر دیں۔ جس کی غرض و غایت ہی اسلام اور قرآن مجید کا قیام ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

لجنات کیلئے ضروری اعلان

جلسہ سالانہ سے واپسی پر جن لجنات نے اپنی نمائش کی اشیاء کا حساب نہیں کیا۔ براہ مہربانی وہ ایک ماہ کے اندر اندر اپنا حساب بے باق کرالیں ورنہ ایک ماہ کے بعد ان کا سارا سامان وقف سمجھا جائیگا اور کوئی اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۵

خلافتِ راشدہ کے خلاف سازشیں اور اُن کے اثرات

(تقریر محترم شیخ مبارک احمدؐ صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

اس کے بعد وہ کہنے لگا کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصی حضرت علیؓ ہیں۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیّت پر عمل نہیں کیا۔ اور آپ کے وصی کے حق کو غصب کر کے امّتِ اسلامیہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے بعد وہ مسلمانوں سے یہ کہنے لگا کہ عثمانؓ نے خلافت پر ناحق قبضہ کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی موجود ہیں اس لئے تم اُٹھ کھڑے ہو اور اپنے کام کا آغاز اپنے حکام پر طعن و تشنیع سے کرو۔

چنانچہ یہ شخص لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے عثمانی عمّال و حکّام کی سختیوں اور بدعنوانیوں کی من گھڑت داستانیں مشہور کرواتا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنبہ پروری کے فرضی قصّے بیان کر کے ہر ممکن طریقہ سے لوگوں کو ان کی مخالفت پر ابھارتا رہا۔ ایرانیوں نے جو فطرتاً شاہ پسند واقعہ ہوئے تھے ابن سباء کی تحریک کی حمایت کی وہ چاہتے تھے کہ جس طرح قدیم ایران میں شہنشاہی ایک خاص خاندان کی تھی۔ اسی طرح خلافت بھی اہل بیت کا موروثی حق بن جائے۔ اس لئے انہوں نے ابن سباء کی تحریک کی پُرزور حمایت کی۔ اُن کے علاوہ اکثر لوگوں نے ذاتی رنجشوں کی بناء پر ابن سباء کا ساتھ دیا۔ اسی پر ستم یہ ہوا کہ بعض سادہ لوح مسلمان بھی بعض غلط فہمیوں کی بناء پر جھوٹے پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر سبائی گروہ میں شامل ہو گئے۔ پھر نسلی اِمتیازات اور خاندانی عداوتوں اور رقابتوں کو بیدار کرنے والے کئی دوسرے فتنہ گر بھی مجتمع ہو کر اس کے ساتھ مل گئے۔ اور ان سب عناصر نے مل کر ایک بہت بڑی جمعیّت بنالی۔

ابتداء میں ابن سباء مدینہ کو اپنی مفسدانہ کارروائیوں کا مرکز بنانا چاہتا تھا۔ مگر چونکہ اس وقت مدینہ میں جلیل القدر صحابہؓ اور مخلص و فدائی مسلمانوں کا کافی عنصر موجود تھا اس لئے بجائے مدینہ منورہ کے عراق میں پہنچ کر اس نے اپنے منصوبے کو شروع کیا۔ بصرہ کے کچھ عراقی و ایرانی نومسلموں میں اُسے کامیابی ہوئی۔ مگر جب عبداللہ بن عامر والیٔ بصرہ کو اس کی سازش کا علم ہوا تو اس نے ابن سباء کو وہاں سے نکال دیا۔ پھر یہ کوفہ پہنچا۔ وہاں سے بھی اپنی حرکات کی وجہ سے نکالا گیا۔ اور آخر مصر میں پہنچا۔ یہاں اس کی مفسدانہ حرکات کو کافی فروغ حاصل ہوا۔

ان حالات کی اطلاع جب حضرت عثمانؓ کو ہوئی تو آپؓ نے سب عمّال کو لکھا کہ حج کے موقعہ پر اکٹھے ہوں تا مشورہ کر کے اس فتنہ کی بیخ کنی کا انتظام کیا جائے۔ جملہ عُمّال نے اگرچہ حضرت عثمانؓ کو اسے سختی سے کچل ڈالنے کا مشورہ دیا۔ مگر حضرت عثمانؓ نے اس مشورہ کو قبول نہ فرمایا۔ امیر معاویہؓ جو علاقہ شام کے حاکم تھے انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپؓ ان کے ہاں چلے آئیں۔ مگر آپؓ نے فرمایا کہ میں قربِ رسولؐ کو چھوڑنا کسی حالت میں گوارا نہیں کر سکتا۔

فوج بھجوانے کی امیر معاویہؓ نے پیشکش کی مگر حضرت عثمانؓ نے اُسے بھی قبول نہ کیا۔ کہ اہل مدینہ کو اس سے تکلیف ہوگی۔ اُدھر سبائی گروہ اپنے فتنہ کو فروغ دینے کے لئے سازشوں میں مصروف تھے۔ پہلے انہوں نے یہ پروگرام بنایا کہ مصر، بصرہ اور کوفہ تینوں علاقوں کے کچھ لوگ وفد بنا کر مدینہ جائیں اور مشہور کر دیں کہ وہ خلیفۂ وقت کے پاس حکام کی بدعنوانیوں کی رپورٹ لے کر جا رہے ہیں۔ اس طرح ان کی نیّتوں پر کسی کو شک نہ گذرے گا۔ اور عوام مزاحم نہیں ہوں گے۔ حضرت عثمانؓ کو علم ہوا تو دو معتبر صحابہ کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ معلوم کریں کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں اور ان کے کیا مطالبات ہیں۔ صحابہؓ نے واپس آ کر بتلایا کہ وہ لوگ آپ کی غلطیاں جتا جتا کر آپ کو خلافت سے علیحدہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اور اگر ان کی خواہش کے مطابق آپ خلافت سے دستبردار نہ ہوئے تو آپ کو وہ قتل کر دیں گے۔

یہ سُن کر حضرت عثمانؓ مسکرائے۔ انصار اور مہاجرین کے معزّز سرداروں کو بُلا کر آپ نے مشورہ کیا کہ اُن کے بارہ میں کیا کیا جائے۔ سب نے متفقہ طور پر کہا کہ ان شر انگیزوں کو موت کے گھاٹ اتار دینا چاہیئے۔ لیکن حضرت عثمانؓ بغیر شرعی حد کے کسی کو قتل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے وفد کو بُلا کر اُن کی شکایات سُنیں اور ہر ایک الزام کا مفصل جواب دینا شروع کر دیا۔ فتنہ پردازوں کی طرف سے حضرت عثمانؓ کے خلاف اگرچہ الزامات کی ایک بہت لمبی فہرست پیش کی گئی اور ان کے تسلّی بخش جوابات بھی دیئے گئے۔ مگر اس سے فتنہ پردازوں کی تسلّی کیسے ہو سکتی تھی۔ کیونکہ ان کا تو مقصد ہی فتنہ و شرارت تھی۔ اِن الزامات میں سے مشہور الزامات یہ تھے۔

۱۔ پہلا یہ کہ حضرت عثمانؓ نے بڑے بڑے صحابہؓ کو معزول کر کے ان کی جگہ اپنے خاندان کے ناتجربہ کار نوجوانوں کو مقرر کیا۔ مثلاً مغیرہ بن شعبہ۔ ابو موسیٰ اشعری سعد بن ابی وقاص۔ عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن ارقم۔ اور عمرو بن العاصؓ کو ان کے عہدوں سے برطرف کیا گیا۔

الزامات کی حقیقت

یہ الزام دراصل تین الزاموں پر مشتمل ہے۔ (اول) اکابر صحابہ کو معزول کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی برطرفی اور معزولی کے معقول اسباب موجود تھے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کو اس لئے معزول کیا۔ کہ حضرت عمرؓ ان کی معزولی کی وصیّت کر گئے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری کی برطرفی کا سبب یہ تھا کہ بصرہ کی رعایا کو ان کے خلاف شکایات تھیں۔ اور انہوں نے ان کی معزولی کا بڑے زور اور اصرار سے مطالبہ کیا تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کی معزولی کا سبب یہ تھا۔ کہ انہوں نے بیت المال سے ایک رقم قرض لی تھی۔ جو انہوں نے متواتر تقاضوں کے باوجود واپس نہ کی تھی۔ عبداللہ بن مسعود اور ان کے درمیان سخت کلامی ہوئی۔ عمرو بن العاص کو اس لئے اُن کے عہدہ سے الگ کیا گیا کہ اُن کی عملداری میں مصر جیسے زرخیز اور آباد ملک کی آمدنی برابر گھٹتی جا رہی تھی۔ اور جب حضرت عثمانؓ نے اُن کو اس طرف توجہ دلائی تو بجائے اصلاح کی کوشش کے لکھ بھیجا کہ "اونٹنی اس سے زیادہ دودھ نہیں دے سکتی"۔ لیکن ان کے جانشین عبداللہ بن ابی شرح نے تھوڑے ہی عرصہ میں آمدنی کو دُگنا کر کے دکھایا۔ دوسرا باعث ان کی معزولی کا یہ تھا کہ سکندریہ کی بغاوت فرو کرنے میں انہوں نے ذمیّوں پر ناجائز سختیاں کی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن ارقم کو اس لئے فارغ کیا گیا تھا کہ وہ بہت بوڑھے اور ضعیف ہو چکے تھے۔ اور صحت بیحد کمزور تھی۔ روایات میں لکھا ہے۔ اِنَّہٗ کَبُرَ وَ ضَعُفَ وَ قَدْ وَلَّیْنَا عَمَلَہٗ یعنی وہ بوڑھے اور ضعیف ہو گئے ہیں اس لئے ان کے کام کو اب زید بن ثابت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

اِن حقائق کی موجودگی میں حضرت عثمانؓ جیسے بزرگ انسان کے متعلق کیسے سمجھا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کسی ذاتی عناد کی بناء پر ان بزرگوں کو معزول کیا تھا۔ حضرت عمرؓ جن کی فراست۔ دُور اندیشی اور عدل و انصاف ضرب المثل ہے۔ انہوں نے بھی تو حضرت خالد، جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ کا خطاب دیا تھا۔ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص فاتح ایران کو معزول کر دیا تھا۔ پھر حضرت علیؓ نے بھی تو خلافت سنبھالتے ہی حضرت عثمانؓ کے زمانہ کے کئی عمّال کو معزول کر دیا تھا۔ اِن معزول شدہ عمّال میں طرابلس، آرمینیہ اور قبرص کے فاتحین بھی شامل تھے۔

دوسرا الزام یعنی نااہل اور ناتجربہ کار نوجوانوں کو والی اور امیر مقرر کرنا۔ اور ذمہ داری کے عہدے سپرد کرنا۔ اس الزام میں بھی کوئی حقیقت نہیں تھی کیونکہ واقعات شاہد ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے جن لوگوں کو انتخاب کیا وہ ان عہدوں کے لئے موزوں ترین اشخاص تھے۔ اور انہیں کی جدوجہد اخلاص و ایثار کا نتیجہ تھا کہ اسلامی حکومت کی سرحدیں ہندوستان چین اور سپین تک وسیع ہو گئیں۔ اور یہ بھی درست نہیں کہ صحابہؓ کو برخاست کر کے تمام تر نوجوانوں کو ہی مقرر کیا گیا تھا۔ بلکہ اس کے خلاف مثالیں بھی موجود ہیں۔ مثلاً عبداللہ بن ارقم جنہیں بیت المال کے مہتمم کے عہدہ سے الگ کیا گیا تھا۔ اُن کی جگہ ایک معزز اور بزرگ صحابی زید بن ثابت کی تقرّری ہوئی۔ اور سعید ابن العاص حاکم کوفہ کی جگہ ابو موسیٰ اشعری کو مقرر کیا گیا۔

تیسرا الزام یہ تھا کہ حضرت عثمانؓ نے اپنے رشتہ داروں اور خاندان کے لوگوں کو بڑے بڑے عہدے دیئے۔

حضرت عثمانؓ کا جواب

اس الزام کا جو جواب

حضرت عثمانؓ نے ایک مجمع میں دیا تھا اس میں بعض صحابہ کرام بھی موجود تھے یہ جواب تاریخ میں یوں محفوظ ہے۔ فرمایا۔

"یہ لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ میں اپنے خاندان کے لوگوں کو کلیدی عہدے دیتے ہیں دوسرے لوگوں پر ترجیح دیتا ہوں۔ مگر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کو باقی اہل عرب پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔ اور کیا قریش میں سے بنو ہاشم کا سب سے زیادہ خیال نہیں رکھتے تھے۔ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی بعض جلد باز نوجوان انصاریوں نے ایک جنگ کے موقعہ پر یہی اعتراض نہیں کیا تھا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے لیکن اموالِ غنیمت مہاجرین (یعنی قریش) سمیٹ کر لے گئے"۔

درحقیقت ایسے اعتراضات خود معترضین کے دلوں کی زنگ کی علامت ہوا کرتے ہیں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو حضرت عثمانؓ نے اہم عہدوں پر مقرر کیا وہ درحقیقت ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے تھے یا نہیں۔ اگر اہل تھے اور ذمہ داریوں کو باحسن ادا کر رہے ہیں تو اعتراض باطل ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ جن لوگوں کو حضرت عثمانؓ نے عہدوں پر مقرر کیا تھا۔ وہ اعلیٰ درجہ کی انتظامی اور جنگی قابلیتوں کے مالک تھے اور ان کے ذریعہ بہت سی فتوحات ہوئیں۔

چوتھا الزام حضرت عثمانؓ پر یہ لگایا گیا کہ آپ نے بیت المال میں بیجا تصرف کیا۔ اور اپنے عزیز و اقارب کو اس میں سے کثرت سے اموال دیئے۔ اس اعتراض کے ثبوت میں جن واقعات کو پیش کیا جاتا ہے۔ وہ یا تو از سرتاپا غلط ہیں یا رنگ آمیزی کرکے ان کی صورت بدل دی گئی تھی۔

حضرت عثمانؓ ذاتی طور پر نہایت مالدار اور بہت بڑے دولت مند شخص تھے۔ تجارت سے آپؓ کو لاکھوں روپے کی آمد تھی۔ انہوں نے ایک کثیر رقم خرچ کرکے مسجد نبویؐ کی توسیع کی۔ لاکھوں روپے سے جیش عسرت کو آراستہ کیا۔ ہزار ہا روپے دیکر بیئر رومہ کو ایک یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ اب جو شخص خدا کی راہ میں لاکھوں روپے صرف کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا کیا اپنے مال میں سے وہ اپنے عزیز و اقارب کو کچھ نہیں دے سکتا تھا؟ حضرت عثمانؓ کے سامنے جب یہ اعتراض فتنہ پردازوں نے پیش کیا تو جو جواب اس کا آپ نے دیا۔ طبری نے اس کو اپنی تاریخ میں یوں محفوظ کیا ہے کہ آپؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ میں اپنے خاندان والوں سے محبت رکھتا ہوں اور ان کے ساتھ فیاضی کرتا ہوں۔ لیکن میری محبت نے مجھے ظلم کی طرف مائل نہیں کیا۔ بلکہ میں صرف اُن کے واجبی حقوق ادا کرتا ہوں۔ اس طرح میری فیاضی بھی اپنے ہی مال تک محدود ہے۔ مسلمانوں کا مال نہ میں اپنے لئے حلال سمجھتا ہوں اور نہ کسی دوسرے کے لئے۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے عہد میں بھی اپنے مال سے عزیزوں کو گرانقدر عطیہ دیا کرتا تھا۔ اور اب جبکہ میں اپنی طبعی عمر کو پہنچ چکا تھا اور میں نے اپنا تمام سرمایہ اپنے اہل وعیال کے سپرد کر دیا ہے تو مفسد ایسی باتیں مشہور کرتے ہیں .... میرے پاس صرف خمس آتا ہے اور اس میں بھی میرے لئے کچھ لینا جائز نہیں۔ خدا کے مال میں ایک پیسہ کا بھی تصرف نہیں کیا جاتا۔ میں اس میں سے کچھ نہیں لیتا۔ یہاں تک کہ کھاتا بھی ہوں تو اپنے مال سے"۔

مثال کے طور پر ایک واقعہ جس کی بناء پر یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ حضرت عثمانؓ نے بیت المال کے روپیہ میں سے اپنے عزیزوں کو گرانقدر مال دیدیا اور اسراف سے کام لیا۔ حکم بن العاص کا واقعہ ہے۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف جلاوطن کر دیا تھا۔ لیکن اپنے عہد کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کی سفارش پر اسے مدینہ آنے کی اجازت دیدی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو چونکہ اس اجازت کا علم نہ تھا انہوں نے جلاوطنی کی سزا بحال رکھی۔ لیکن حضرت عثمانؓ کو چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسے مدینہ آسکنے کی اجازت مل جانے کا علم تھا کیونکہ آپ ہی کی سفارش پر اسے اجازت ملی تھی۔ اس لئے انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں حکم بن العاص کو مدینہ آنے کی اجازت دے دی۔ حضرت عثمانؓ نے ان کے لڑکے مروان سے اپنی ایک صاحبزادی کا نکاح کر دیا۔ اور صلہ رحمی کے طور پر اپنے پاس سے ایک لاکھ درہم عطا فرمائے۔ اور اپنی صاحبزادی کو جہیز میں ایک لاکھ درہم کا عطیہ مرحمت فرمایا۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے عزیزوں کو یا اولاد کو یا داماد کو اپنی گرہ سے اپنی دولت سے کچھ دیتا ہے تو اس پر کسی کو اعتراض کا کیا حق ہے؟

صحابہؓ سے بدسلوکی کا الزام

پانچواں الزام آپ پر یہ لگایا گیا کہ آپؓ نے معزز صحابہؓ کے ساتھ بدسلوکی کی مثلاً ابوذر غفاریؓ کو جلاوطن کیا۔ عمار بن یاسرؓ کے ساتھ سختی کی۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ کا وظیفہ بند کر دیا۔ اس الزام میں پہلا واقعہ تو بالکل غلط ہے۔ حضرت عثمانؓ نے ابوذر غفاریؓ کو جلاوطن نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ایک ویرانہ میں اپنی مرضی سے ربذہ جاکر رہنے لگے تھے۔ حضرت ابوذرؓ ایک صوفی منش آدمی تھے۔ اور لوگوں کو مال و دولت جمع کرنے سے روکتے تھے۔ ان کی باتوں سے متاثر ہوکر بعض غریبوں نے امیروں کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ حضرت معاویہؓ سے اُن کے متعلق خلیفۂ وقت کی خدمت میں رپورٹ کی کہ اُن کی باتوں سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ حضرت عثمانؓ کو جب اس کی اطلاع پہنچی تو آپؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا کہ ابوذرؓ کو عزت و احترام کے ساتھ میرے پاس بھیجدو (حضرت ابوذرؓ اُن دنوں شام میں مقیم تھے) چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت عثمانؓ نے اُن کی عزت و تکریم کی اور کہا کہ آپ یہاں میرے پاس رہیں۔ آپ کے جملہ اخراجات میرے ذمہ ہیں۔ حضرت عثمانؓ چونکہ اُن کی ایک رنگ کی اشتراکیت کے نظریہ اور اس کے بارہ میں دلائل سے متاثر اور متفق نہ تھے اس پر حضرت ابوذرؓ نے عرض کی کہ پھر آپ مجھے اجازت دے دیں کہ میں کہیں اور جگہ چلا جاؤں۔ کیونکہ مدینہ میں رہنا میرے مناسبِ حال نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ کیا آپ اس گھر کو چھوڑ کر اس گھر سے بدتر گھر اختیار کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

کہ جب مدینہ کی آبادی سلع تک پھیل جائے تو تم مدینہ میں نہ رہنا۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے بادلِ نخواستہ اُن کو ربذہ جانے کی اجازت مرحمت فرمادی اور کچھ اونٹ اور دو خادم ساتھ کر دیئے۔

عمار بن یاسر کے ساتھ سختی اس لئے روا رکھی گئی تھی کہ جب انہیں مصر کے عامل کے متعلق تحقیق کے لئے بھیجا گیا تو بجائے مرکز میں واپس آکر حالات کی اطلاع دینے کے وہ مصر میں سبائیوں کے ہم خیال ہو گئے تھے۔ عبداللہ بن مسعود کا وظیفہ آپ نے بے شک بند کر دیا تھا۔ مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ تمام اُمت کو ایک قرآن پر متحد کرنا چاہتے تھے۔ کہ تاکہ مسلمانوں کے مختلف گروہوں میں تفرقہ نہ پڑ جائے۔ مگر عبداللہ مسعودؓ اس میں مزاحم ہوئے۔ چنانچہ تعزیراً اُن کا وظیفہ بند کرنا پڑا۔ تا وہ راہ راست پر آجائیں۔

مجرموں پر شرعی حدود

چھٹا الزام حضرت عثمانؓ پر ان منافقین اور سبائی فتنہ پردازوں نے یہ لگایا کہ مجرموں پر شرعی حدود جاری کرنے میں غفلت برتی گئی ہے اور اس کے ثبوت میں ایک بات یہ پیش کی گئی کہ والیٔ کوفہ ولید بن عقبہ پر شراب خوری کی حد جاری کرنے میں آپ نے غیر معمولی تاخیر کی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جو الزام ولید پر لگایا گیا تھا اس کا جواب دینے کے لئے حضرت عثمانؓ نے فوراً انہیں مدینہ طلب فرمایا تھا انہوں نے اس الزام سے کلّی طور پر انکار کیا۔ اور کہا کہ یہ جھوٹا الزام ہے اور فتنہ پردازوں کی شرارت ہے اس پر تحقیق شروع ہوئی۔ اور شہادتیں بڑی دیر سے ملیں۔ گواہوں کے بیانات سے جب ولید کی شراب خوری ثابت ہوئی تو آپ نے اس پر حد جاری کر دی۔ اس سے سزا دینے میں غیر معمولی تاخیر کا نتیجہ کس طرح نکالا جاسکتا ہے؟ کیونکہ حد لگانے میں تاخیر تو شرع کی پابندی کی بناء پر ہوتی تھی اور شرعی احکام کی پابندی خلیفہ وقت کے لئے ازبس ضروری تھی۔ جب تک جرم ثابت نہ ہو جاتا سزا دینا شرعاً ظلم ہوتا۔

پھر ایک بات یہ بھی ہے کہ شریعت کے لحاظ سے صرف گواہوں کے بیانات کے مدنظر حضرت عثمانؓ نے ولید کو سزا دی تھی ورنہ اُس پر شراب پینے کا الزام درحقیقت ایک سازش کا نتیجہ تھا۔ اس موقعہ پر واقعہ کی اس تفصیل کو جو تاریخوں میں مذکور ہے بیان کرنا ضروری ہے۔ اس وقت فتنہ پرداز سازشیں کرنے اور فتنہ برپا کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان لوگوں نے ولید بن عقبہ والیٔ کوفہ کو معزول کرانے کی سازش کی اور چند جاسوس مقرر کر دیئے تاکہ ولید کا کوئی عیب پکڑ کر ان کو اطلاع دیں۔ جاسوسوں نے ان کو ایک دفعہ اطلاع دی کہ ولید اپنے ایک دوست ابو زبیر کے ساتھ جو عیسائی سے مسلمان ہوا تھا شراب پیتا ہے۔ اس پر مفسدین نے شہر کے لوگوں میں یہ کہنا شروع کیا کہ تمہارا گورنر شراب پیتا ہے۔ عوام الناس جوش سے بے قابو ہوکر ولید کے گھر میں گھس گئے۔ لیکن وہاں کچھ بھی نہ پایا۔ اس پر وہ تو ان مفسدوں کو لعنت ملامت کرتے ہوئے باہر نکل آئے۔

درخواستِ دعا

مکرم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار انور کافی عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں قبل ازیں مظفرآباد سی ایم ایچ اور سنٹرل گورنمنٹ ہاسپٹل راولپنڈی میں داخل رہے اور کافی علاج معالجہ کرایا مگر مکمل شفایابی نہیں ہوئی اور چند ماہ کے عارضی افاقہ کے بعد اب دوبارہ صاحب فراش ہیں اور ملٹری ہاسپٹل ۱۴۲ راولپنڈی میں داخل ہیں احباب جماعت سے مکرم خواجہ صاحب کی شفائے کامل و عاجل کیلئے خاص اور درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

محمد منظور صادق ایم اے راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے چند اہم ارشادات

زیارت قبور کیلئے جانا اور دعا کرنا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۰ مارچ ۱۹۴۴ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے بعد اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لے گئے ایک ہزار صحابی آپ کے ساتھ تھا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ آپ اس وقت اس قدر روئے کہ ہم نے آپ کو اتنا روتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کو روتے ہوئے دیکھکر سب صحابہؓ اس دن بے تاب ہو ہوکر روتے تھے۔ تو زیارت قبور کے لئے انبیاء و اولیاء کا جانا ایک ایسی ثابت شدہ حقیقت ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لئے صلحاء جاتے اور وہاں جاکر بڑی تضرع اور عاجزی سے دعائیں کیا کرتے۔ حضرت بلالؓ آخری عمر میں شام میں چلے گئے۔ وہ چونکہ حبشی تھے۔ اس لئے لوگ انہیں رشتہ نہیں دیتے تھے۔ آخر انہوں نے شام میں ایک جگہ رشتہ کی درخواست کی اور کہا کہ میں حبشی ہوں۔ اگر چاہو تو رشتہ نہ دو اور اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی سمجھ کر رشتہ دے دو تو بڑی مہربانی ہوگی۔ انہوں نے رشتہ دے دیا اور وہ شام میں ہی ٹھہر گئے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رؤیا میں ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ بلال۔ تم ہم کو بھول ہی گئے کبھی ہماری قبر کی زیارت کرنے کے لئے نہیں آئے وہ اسی وقت اٹھے اور سفر کا سامان تیار کرکے مدینہ تشریف لے گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر رو رو کر دعا کی۔ اسوقت ان کو اتنی رقت پیدا ہوئی کہ لوگوں میں عام طور پر مشہور ہوگیا۔ کہ بلال آئے ہیں۔ حضرت حسنؓ اور حسینؓ جو اس وقت بڑے ہو چکے تھے دوڑے ہوئے آئے اور کہنے لگے تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ وہ کہنے لگے ہمیں کبھی اذان سناؤ۔ چنانچہ انہوں نے اذان دی اور لوگوں نے سنی۔

اسی طرح عمر بن عبد العزیز جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور سابق بزرگان اسلام نے بھی مجدد قرار دیا ہے۔ وہ باقاعدہ سفر کرکے شام سے آتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر دعائیں کرتے۔ جو چیز منع ہے وہ یہ ہے۔ کہ قبر والے سے دعا مانگی جائے۔ یہ چیز بے شک ناجائز ہے ایسا کرنا شرک ہے ...... پس کسی قبر والے سے دعا مانگنا ہرگز جائز نہیں خواہ وہ نبی ہو یا ولی ...

... بہرحال یہ امر انسانی فطرت میں داخل ہے کہ جب وہ اسجگہ جاتا ہے جہاں اس کا محبوب اور پیارا مدفون ہوتا ہے۔ تو اس پر زیادہ رقت طاری ہوتی ہے۔ اور وہ زیادہ جوش اور زیادہ گریہ زاری سے خدا سے دعائیں کرتا ہے۔ کہ الٰہی تو ان وعدوں کو پورا فرما جو تو نے اس شخص سے کئے تھے

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(تذکرہ صفحہ ۱۹۹)

اس الہام سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کے جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیزوں میں اللہ تعالیٰ اپنی برکات رکھ دیتا ہے۔ اگر قبر پر جانے سے اللہ تعالیٰ کی برکت سے حصہ نہیں مل سکتا۔ تو کپڑوں سے برکت کس طرح ڈھونڈی جاسکتی ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نشان نمائی کے لئے نبیوں سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میں برکت رکھدیتا ہے اور لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان برکات کو حاصل کریں۔

پس ان برکات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے اخبار بدر میں بھی چھپا ہوا موجود ہے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ دہلی تشریف لے گئے تو آپ مختلف اولیاء اللہ کی قبروں پر دعا کرنے کیلئے گئے۔ چنانچہ خواجہ باقی باللہ صاحبؒ۔ حضرت قطب صاحبؒ۔ خواجہ نظام الدین صاحبؒ۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ۔ خواجہ میر درد صاحبؒ اور نصیر الدین صاحب چراغ کے مزارات پر آپ نے دعا فرمائی۔ ... ڈائری بدر میں صرف اس قدر چھپا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہم نے قبروں پر ان کے لئے بھی دعا کی ہے۔ اور اپنے لئے بھی دعا کی ہے۔ اور دوسرے بعض امور کے لئے بھی دعا کی ہے۔

(بدر ۸ نومبر ۱۹۰۵ء)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام تذکرۃ الشہادتین میں فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ تھا۔ گورداسپور ایک مقدمہ پر جانے سے پیشتر اس کتاب کو مکمل کروں اور اسے اپنے ساتھ لے جاؤں مگر مجھے شدید درد گردہ ہوگیا اور میں نے سمجھا کہ یہ کام نہیں ہوسکے گا۔ اس وقت میں نے اپنے گھر والوں یعنی حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہا۔ کہ میں دعا کرتا ہوں۔ آپ آمین کہتی جائیں۔ چنانچہ میں نے صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف شہید کی روح کو سامنے دیکھکر دعا کی۔ کہ الٰہی! اس شخص نے تیرے لئے قربانی کی ہے اور اس کی عزت کے لئے یہ کتاب لکھنا چاہتا ہوں۔ تو اپنے فضل سے مجھے صحت عطا فرما۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہوگیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۲)

دعا کا طریقہ

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کے لئے جائیں تو ہم اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ الٰہی! یہ وہ شخص ہے جس کیساتھ تیرا یہ وعدہ تھا کہ میں اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کرونگا۔ تیرا وعدہ تھا کہ میں اسکا نام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ تیرا وعدہ تھا۔ کہ اسلام کی فتح میں اسکے ہاتھ پر مقدر کرونگا۔ تیرا وعدہ تھا کہ شیطان اسکے ہاتھ سے آخری شکست کھائے گا۔ اے ہمارے رب یہ تیرے وعدے اس شخص سے تھے جو آپ مٹی کے ڈھیر تلے مدفون ہے۔ اور اب ان وعدوں کا پورا کرنا ہمارے ہی ذمہ ہے۔ پس اے خدا ہم تجھ سے ان وعدوں کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ ہم ان کاموں کے کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم کمزور ہیں ناطاقت ہیں گناہگار اور خطاکار ہیں۔ جماعت میں ابھی اتنی قربانی کرنیکا مادہ اور اس قدر فدائیت نہیں پائی جاتی جس قدر قربانی اور فدائیت ان عظیم الشان کامیابیوں کے لئے ضروری ہے تو اپنے فضل سے آسمان سے فرشتے نازل فرما۔ تو ہمارے قلوب کو صیقل فرما تو آسمانی انوار سے ہمارے دل اور دماغ کو روشن فرما۔ تو ہم کو ایمان بخش۔ اور ان لوگوں کو بھی ایمان بخش جو کروڑوں کی تعداد میں دنیا میں پائے جاتے ہیں تو ہم کو سلسلہ پر استقامت فرما اور ان لوگوں کو بھی سلسلہ میں داخل فرما۔ جو کروڑوں کی تعداد میں ابھی اس سلسلہ کے نام سے بھی ناآشنا ہیں۔ تو اسلام کی فتح کے دن قریب سے قریب تر لا۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت کو دنیا میں قائم فرما دے۔" آمین

(منقول از تابعین اصحاب احمد)
حصہ سوم

مرسلہ طالب دعا قریشی محمد حنیف قمر علوی
سائیکل سیاح

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی چھوٹی بچی بعمر دو سال کو پانچ مہینے سے دائیں ٹانگ میں پھوڑا ہے

۲۔ میری نسبتی بہن محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری رفیق احمد صاحب ساکن اڈہ ضلع سیالکوٹ قریباً اتنے ہی عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔

احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد اسلم صابر
لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار احباب چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرماویں (ناظر بیت المال ربوہ)

عیدی اور چندہ وقفِ جدید

چند دن کے بعد عید آرہی ہے جو اپنے ساتھ خوشیاں لا رہی ہے لیکن مومن کی حقیقی عید اور خوشی اسی میں ہے کہ اس کا خالق و مالک اس پر راضی ہو جائے۔ اور ہمارے خالق و مالک کی رضا اسی میں ہے کہ اس کے دین اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو جس کے لئے خلفاء احمدیت کی طرف سے مختلف تحریکات جاری ہیں جن میں سے وقفِ جدید کی تحریک نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچوں کو بھی اس عظیم الشان ثواب سے محروم نہیں رکھا اور حضور نے ان کے لئے "دفتر اطفال وقف جدید" کی نہایت ہی مبارک تحریک جاری فرمائی ہے

اطفال ناصرات اور چھوٹے بچوں کو چاہیئے کہ وہ عیدی لیتے وقت اپنی اسلام دوستی اور للہیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بھی جائزہ لیں کہ آیا ان کی طرف سے چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے یا نہیں۔ عدم ادائیگی کی صورت میں اپنی نہایت ہی مرغوب عیدی میں سے اس چندہ کا حصہ بھی ضرور نکالیں تا کہ وہ اپنے آپ کو غلبہ اسلام کی حقیقی عید کو قریب تر لانے والوں میں شامل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس غرض کے لئے عظیم الشان قربانیوں کی توفیق بخشے

(ناظم مال وقف جدید)

عیدالاضحیہ پر قربانی

جو اصحاب عیدالاضحیہ پر قربانی کے جانور دارالضیافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دینا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ یہاں قربانی کے لائق درمیانہ جانور ۷۰/۰۰ اور ۸۰/۰۰ روپے تک ملتا ہے لہٰذا اس کے مطابق فی جانور رقم صیغہ ہذا کے نام عید سے قبل بھجوا دیں تا جانوروں کا انتظام کیا جا سکے۔

(افسر دارالضیافت ربوہ)

امراء اضلاع کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے عہدیداران کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰-۱۲-۷۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات (از یکم مئی ۷۱ تا ۳۰ اپریل ۷۴) کروائے جانے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان کروایا گیا ہے۔

لہٰذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرماویں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵-۲-۷۱ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں نیز یہ نگرانی فرماویں کہ یہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں

(ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوانوں کو زیادہ جوش و خروش سے ملک کی خدمت کرنی چاہیئے

حضرت المصلح الموعودؓ نے آج سے قریباً سولہ سال قبل نوجوانوں کو نصیحت فرمائی تھی کہ :-

" اس زمانہ میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو جھوٹ اور افتراء سے تم کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اب تمہارا بھی فرض ہے کہ تم اور زیادہ جوش سے ملک اور قوم کی خدمت کرو اور اس خدمت کو ظاہر بھی کرو۔ اور دنیا کو بتا دو کہ ہم ملک و قوم کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ مگر چونکہ ہمیں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم اپنی خدمت کو ظاہر کریں اس لئے ہم ان کو ظاہر کرتے ہیں ورنہ ہمارے دل اس اظہار پر شرماتے ہیں "

پس اپنے پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ ایسے امور پر غور کرو اور ایسی تجاویز سوچو جن کے نتیجہ میں تم ملک اور قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لاؤ (ماخوذ از مشعل راہ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دورِ ثانی کے واقفین عارضی کیلئے تحریک دعا

۲

۱۶۳۹ مکرم ملک عزیز احمد صاحب خانپور ضلع جہلم
۱۶۴۰ " خلیل احمد صاحب لودھراں ضلع ملتان
۱۶۴۱ " غوث محمد صاحب کیبلے ضلع شیخوپورہ
۱۶۴۲ " عبدالباسط صاحب لاہور
۱۶۴۳ " نصیر احمد صاحب چک ۱۳۷/۹-ایل ضلع ساہیوال
۱۶۴۴ " ڈاکٹر خواجہ عبدالکریم صاحب خالد گوجرہ ضلع لائل پور
۱۶۴۵ " نعیم احمد صاحب جڑانوالہ ضلع لائل پور
۱۶۴۶ " عبدالرحمٰن صاحب لاہینی ظفر آباد ضلع حیدر آباد
۱۶۴۷ " صوفی فضل کریم صاحب کنری ضلع تھرپارکر سندھ
۱۶۴۸ " مختار احمد صاحب " " "
۱۶۴۹ " نذیر احمد صاحب انور آباد ضلع لاڑکانہ
۱۶۵۰ " محمود احمد صاحب اختر ربوہ
۱۶۵۱ " چوہدری نصیر احمد صاحب گکھڑیاں ضلع میانوالی
۱۶۵۲ " مراتب علی صاحب چک ۴۳۳ ج ب دھیرو کے ضلع لائل پور
۱۶۵۳ " مبارک علی صاحب " " " "
۱۶۵۴ " محمود احمد صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا
۱۶۵۵ " خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ
۱۶۵۶ " عبدالرشید صاحب زاہد "
۱۶۵۷ " سراج الحق صاحب "
۱۶۵۸ " تاج محمد صاحب کھنڈ ضلع لاڑکانہ
۱۶۵۹ " مقصود احمد صاحب ربوہ
۱۶۶۰ " محمد اکرم صاحب باجوہ "
۱۶۶۱ " چوہدری غلام نبی صاحب پنگریو ضلع حیدر آباد
۱۶۶۲ " سید کرم شاہ صاحب تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ
۱۶۶۳ " میر اللہ بخش صاحب " " " " "
۱۶۶۴ " ماسٹر محمود احمد صاحب ربوہ
۱۶۶۵ " محمد زبیر صاحب کرونڈی ضلع خیرپور
۱۶۶۶ " چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ
۱۶۶۷ " " عبدالرب صاحب " "
۱۶۶۸ " احمد علی خان صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ
۱۶۶۹ " حافظ مبارک احمد صاحب " " "
۱۶۷۰ " چوہدری مقصود احمد صاحب کرتو پنڈوری ضلع شیخوپورہ
۱۶۷۱ " محمد اکمل صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر
۱۶۷۲ " رشید احمد صاحب چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا
۱۶۷۳ " سید شمشاد احمد صاحب احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور
۱۶۷۴ " ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ننکانہ ضلع شیخوپورہ
۱۶۷۵ " حاجی احمد صاحب دیہ نگر فارم ضلع تھرپارکر
۱۶۷۶ " محمد اسلم خان صاحب چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ
۱۶۷۷ " حافظ محمد شریف صاحب گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور
۱۶۷۸ " خواجہ محمود احمد صاحب منڈی یزمان ضلع بہاولپور
۱۶۷۹ " محمد یونس صاحب خالد ربوہ
۱۶۸۰ " جہانگیر احمد صاحب ربوہ
۱۶۸۱ " محمد شریف صاحب کھوکھر فیروز آباد ضلع حیدر آباد
۱۶۸۲ " سید منیر احمد صاحب ربوہ
۱۶۸۳ " محمد الدین صاحب ربوہ
۱۶۸۴ " محمد رمضان صاحب ربوہ

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدارتی کابینہ کے فیصلے

راولپنڈی ۲۸ر جنوری۔ صدارتی کابینہ نے پنجاب سرحد اور سندھ کے بعض علاقوں میں نئی صنعتوں کو تین سال کے لئے ٹیکس کی چھوٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے اس فیصلے میں راولپنڈی جہلم سیالکوٹ مردان نوشہرہ اور سکھر تعلقہ کو فائدہ پہنچے گا۔ کابینہ نے چوتھے پانچ سالہ منصوبہ کے دوران ۹۰ بحری جہاز خریدنے۔ قومی نوعیت کے تاریخی ادار کا کمیشن قائم کرنے اور مشرقی پاکستان میں ایک نئی سب ڈویژن قائم کرنے کے فیصلے بھی کئے۔ کابینہ کا اجلاس پانچ گھنٹے تک جاری رہا جس میں راولپنڈی میں موجود مرکزی وزراء اور صدر کے اقتصادی مشیر بھی شریک ہوئے۔

ڈنمارک کی طرف سے تیس لاکھ ڈالر کا قرضہ

راولپنڈی ۲۸ر جنوری۔ ڈنمارک نے پاکستان کو چار کروڑ روپے کا ایک اور سرکاری قرضہ دیا ہے جو کہ تیس لاکھ امریکی ڈالر کے مساوی ہے یہ بات ڈنمارک کے سفارت خانے کی طرف سے جاری ہونے والی ایک اطلاع میں بتائی گئی ہے اس معاہدہ پر دونوں ممالک نے کوپن ہیگن میں ۱۲ر جنوری کو دستخط کئے ہیں۔ حکومت ڈنمارک نے پاکستان کو بڑی نرم شرائط پر یہ قرضہ دیا ہے۔ پاکستان یہ قرضہ پچیس سال میں ادا کرے گا۔

خوردنی تیل درآمد کیا جائے گا۔

اسلام آباد ۲۷ر جنوری۔ وزارت تجارت امپورٹ اور ایکسپورٹ کے چیف کنٹرولر کو ہدایت کی ہے کہ وہ بناسپتی گھی تیار کرنے والوں کو پچاس ہزار ٹن خوردنی تیل مہیا کرنے کے لئے درآمدی لائسنس جاری کرے یہ تیل اس لئے درآمد کیا جارہا ہے کہ ملک میں بناسپتی گھی عوام کو آسانی سے ملتا رہے۔ ۵۰ ہزار ٹن میں سے ۲۰ ہزار ٹن مشرقی پاکستان میں اور ۳۰ ہزار ٹن مغربی پاکستان میں درآمد کیا جائے گا۔

محکمہ ڈاک دس یادگار ٹکٹ جاری کرے گا

کراچی ۲۸ر جنوری۔ پاکستان کے محکمہ ڈاک نے سال رواں کے دوران دس یادگار ٹکٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ ٹکٹ آر سی ڈی کی ساتویں سالگرہ عالمی یوم اطفال ایران میں شہنشاہیت کی ۱۵۰۰ ویں سالگرہ۔ پاکستان کی مردم شماری کی صدسالہ تقریب عالمی ادارہ یونیسیف کی ۲۵ ویں سالگرہ، تنظیموں اور پھولوں کے سلسلہ میں جاری کئے جائیں گے۔ ان کے علاوہ پہلے عالمی کپ ہاکی ٹورنامنٹ کے انعقاد پر بھی ٹکٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان ٹکٹوں کے اجراء کی تاریخوں کا اعلان مقررہ مدت میں کر دیا جائے گا۔

کشمیر میں زبردست ہنگامے

سری نگر ۲۸ر جنوری۔ بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر سری نگر میں زبردست ہنگامے ہوئے۔ مسلمانوں نے یوم جمہوریہ کی تمام تقریبات کا بائیکاٹ کیا۔ رکاوٹیں پیدا کیں اور بھارتی قبضہ کے خلاف مظاہرے کئے شہر میں تمام دن توڑ پھوڑ کی وارداتیں ہوتی رہیں۔ یوم جمہوریہ کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے جلسہ پر پتھراؤ کیا گیا اور کٹھ پتلی وزیراعظم کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس نے تقریباً ۷۰ افراد کو گرفتار کر لیا ہے اور مزید گرفتاریاں جاری ہیں۔

مصر کی مسلح افواج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا

قاہرہ ۲۸ر جنوری۔ عربوں اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کی موجودہ میعاد مورخہ ۵ر فروری کو ختم ہو رہی ہے۔ اور چونکہ اس کے بعد جنگ چھڑنے کا شدید خطرہ ہے اس لئے مصری افواج کو پوری طرح تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اور فوجی افسروں اور جوانوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اور ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ زخمیوں کے علاج وغیرہ کے سلسلہ میں تمام انتظامات مکمل کر لیں۔ کیونکہ مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کے سیاسی تصفیہ کے امکانات کم ہو رہے ہیں

کرنل قذافی اقتدار سے دستبردار نہیں ہوں گے

طرابلس ۲۸ر جنوری۔ لیبیا کی انقلابی حکومت کے سربراہ کرنل قذافی نے اپنے ملک کے عوام کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اقتدار سے دستبردار نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیبیا ریڈیو نے عوام کو یہ خوشخبری دیتے ہوئے بتایا کہ کرنل قذافی بہرحال قوم کی خدمت کرنا چاہتے ہیں یاد رہے کہ کرنل قذافی نے اقتدار کو اعلان کیا تھا کہ ملک میں صدر کے انتخاب کے لئے ریفرنڈم کرایا جائے گا لیکن وہ خود امیدوار نہیں ہوں گے۔ کیونکہ وہ ایک سپاہی ہیں اور ان کا مقصد حکمرانی کرنا نہیں ہے۔ ٭

گلشن ٹریڈرز کا پاکستانی جنگلات سے فراہم کردہ!

شہد (خالص اور مصفّٰی)

احباب نے جس گرمجوشی سے ہماری پیشکش کو قبول کیا ہے اس حوصلہ افزائی کے لئے ہم اپنے کرم فرماؤں کے ممنون ہیں۔ خدا کرے ہماری یہ پیشکش معیاری سطح پر ہمیشہ قائم رہے

شہد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے جس کا کھانا انسان کی صحت اور تندرستی کا ضامن ہے اور جس کو قدرت نے فیہ شفاء للناس کا سرٹیفکیٹ بھی عطا کیا ہوا ہے۔

شہد کو بطور خوراک استعمال کرنے کے شائقین صفائی اور نفاست کے پیش نظر پاکستان میں درآمد کردہ شہد خریدتے ہیں ہم نے اس کے بالمقابل پاکستانی جنگلات سے شہد فراہم کر کے اور اس کو مصفّٰی کر کے (یعنی موم وکف وغیرہ نکال کر) کھانے کے لئے پیش کیا ہے۔ یونانی ادویہ کی تیاری میں بھی شہد بالعموم ایسی ہی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔

ہمارا کام ابھی محدود ہے نئے سال کے ٹھیکے ہو رہے ہیں شہد کی بہ آمدگی کے موسم سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کام میں وسعت کی کوشش کریں گے۔

فی الحال یہ شہد اندازاً ½ ۱ پونڈ۔ پون پونڈ اور نصف پونڈ وزنی پلاسٹک کی بوتلوں میں (نمونہ کی ٹیوب قیمت ۶۰ پیسے) ربوہ کے بعض جنرل سٹورز اور ہمارے سٹاکسٹ المنار دواخانہ اور جمال بیکری گولبازار ربوہ سے مل سکتا ہے۔

گلشن ٹریڈرز دارالفضل ربوہ

جنت کے قرب کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"تیسرے وصیت کا مسئلہ ہے یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارہ میں سستی دکھلا رہے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں ان کے آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ وہ مخلص تھے۔ اور وہ اس قابل تھے کہ وہ سارے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذراسی غفلت اور ذراسی سستی اس امر میں حائل ہو جاتی ہے"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میرے بھائی جان مکرم ناصر احمد صاحب پٹواری کے دونوں بچے آج کل بیمار ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (نسیم مہدی متعلم جامعہ احمدیہ)

۲۔ میرا بچہ عزیز رشید احمد متعلم جامعہ احمدیہ حال البشیر آباد ٹانگوں میں دردوں کی وجہ سے تین چار ماہ سے بیمار ہے۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(منشی اللہ رکھا البشیر آباد سٹیٹ ضلع حیدرآباد)

۳۔ میرے نانا جان مکرم ملک محمد مظفر صاحب عباسی ایم۔ اے۔ سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودہا عرصہ ½۱ ماہ سے علیل چلے آرہے ہیں ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (منور احمد جاوید۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدران موصیان اور موصی صاحبان کی اہم ذمہ داری

ہفتہ وصولی میں تمام بقایا جات ادا ہونے لازمی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کے بقایا کی وصولی کے لئے ۳۰ جنوری ۷۱ء سے ۵ فروری ۷۱ء تک کا ہفتہ مقرر فرمایا ہے۔ موصیوں کے سلسلہ میں حضور کا ارشاد ہے کہ:۔

"جہاں تک موصیوں کے حصہ آمد میں کمی کا تعلق ہے اس کے لئے میں موصیوں کی تنظیم کو ذمہ وار ٹھہراتا ہوں وہ حصہ آمد کی وصولی کا انتظام کریں اور کوئی بقایا نہ رہنے دیں۔"

پس صدر صاحبان موصیان کو چاہیئے کہ ہر موصی کے پاس پہنچ کر اس کے حصہ آمد کی وصولی کا اہتمام فرمائیں۔ جن موصی حضرات کے ذمہ بقایا ہو وہ وصول فرما کر جلد سیکرٹری صاحب مال کے ذریعہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں۔

ہفتہ وصولی کے خاتمہ پر ہر صدر صاحب موصیان کا فرض ہے کہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ میں بھجوائیں تا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مکمل رپورٹ پیش ہو سکے۔

موصی مستورات میں نائبہ صدر صاحبہ موصیات اس فرض کو ادا فرما کر رپورٹ فرما دیں۔

جہاں ابھی صدر صاحب موصیان مقرر نہیں وہاں مقامی سیکرٹری صاحب مال موصیوں کے سلسلہ میں دفتر کو رپورٹ بھیج کر ممنون فرما دیں۔ دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے ہر صدر صاحب موصیان کو بھی براہ راست اس طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ ایسے موقع پر جب امام وقت کا معین اور صریح حکم ہوتا ہے تو بہت سے بزرگان جماعت بعض بقایا داران کو اپنے پاس سے قرض دے کر بھی ان کے بقایا صاف کرا دیا کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام موصی بھائیوں کو حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی پوری پوری تعمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ابو العطاء جالندھری
صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

مورخہ ۱۳ جنوری کو اللہ تعالیٰ نے میری سب سے چھوٹی بیٹی قدسیہ سلمہا بیگم چوہدری خلیل احمد آف حیدر آباد کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کا نواسہ اور مکرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب آف حیدر آباد کا پوتا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ہر طرح سے دین کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ بچہ چونکہ بذریعہ اپریشن پیدا ہوا ہے اس لئے عزیزہ قدسیہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔
(بیگم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ ربوہ)

میرے بیٹے عزیزم بشارت احمد نذیر ایم ایس سی، ایم فل۔ حال سیرالیون کا نکاح عزیزہ ریحانہ کوثر شرما بی اے بنت مکرم عبد الکریم صاحب شرما سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر ۱۸ جنوری کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک کرے نیز میرا بیٹا دو ماہ قبل ہی سیرالیون گیا ہے احباب اس کی دینی اور دنیوی ترقی کے لئے بھی دعا فرما دیں۔ (اہلیہ مولوی نذیر احمد [illegible])

مال اللہ تعالیٰ کی دین ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے
اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ (شوریٰ ع ۲)
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے وہ جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے دیتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
"یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔" (اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۵۳-۵۵)

پس اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیجئے تا اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔
(ناظر بیت المال آمد)

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ کظیم الرحمٰن صاحب وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

میری ساٹھ سالہ جاں نثار وفا شعار رفیقہ حیات محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ ۲۷/۲۸ جنوری کی درمیانی شب پونے نو بجے ہفتہ عشرہ بیمار رہنے کے بعد بعمر ۶۰ سال اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ بڑی دیندار۔ نمازوں کی پابند۔ عاشق قرآن مجید۔ بڑی مہمان نواز تھیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی خصوصیت سے خدمت کر کے بہت ہی خوش ہوتیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ بہت سلیقہ شعار۔ منتظم۔ صاف گو۔ حد درجہ صفائی پسند تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی اور حضرت شیخ حبیب الرحمٰن صاحبؓ حاجی پوری کی بہو تھیں۔

اور دونوں بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ سب دوست خصوصیت سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔ یَا رَبِّ اَنۡعِمۡھُمۡ بِقُرۡبِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

خاکسار شیخ کظیم الرحمٰن ریٹائرڈ کارکن صدر انجمن احمدیہ
کوارٹر ۱۲ صدر انجمن کوارٹرز۔ دارالصدر شرقی۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴